5884
RS: 3/-

سہ روزہ / ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۷۳ شمارہ ۷۲ ۱۰ اکتوبر تا ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۰ء ۲۸ رجب تا ۴ شعبان ۱۴۲۱ھ

کے۔ سی۔ سدرشن کی طرف سے اسلام کے بھارتیہ کرن کا مطالبہ

اقلیتوں کے خلاف سنگھ کی ناپاک مہم کا حصہ

اقلیتوں کو قومی دھارے میں شامل ہونیکا مشورہ دینے والے آر ایس ایس کو خود اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھنا چاہئے کہ وہ خود اتنے برسوں سے قومی دھارے میں کتنا شامل ہے۔

محمد سالم جامعی

بی جے پی کے صدر مسٹر بنگارو لکشمن کی اس اپیل کی سیاہی بھی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ "مسلمان بی جے پی میں شامل ہو جائیں" آر ایس ایس کے چیف کے ایس سدرشن نے آگرہ کے اپنے بھاشن میں اعلان کر دیا کہ ملک کی تمام اقلیتیں بالخصوص عیسائی اور مسلمان بنیادی طور پر ہندو ہیں۔ انھوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ہندوستان میں جو شخص بھی پیدا ہوتا ہے وہ ہندو پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ اپنے معاشرہ کے لحاظ سے مسلمان یا عیسائی بن جاتا ہے۔ مسٹر سدرشن نے مزید گوہر افشانی کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ عیسائیوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گرجا گھروں کا سودیشی کرن کرلیں۔ اسی طرح انھوں نے مسلمانوں کو بھی مشورہ دیا کہ وہ بھی اسلام کا بھارتیہ کرن کرکے قومی دھارے میں شامل ہو جائیں۔

مسٹر سدرشن نے یہ باتیں اس وقت کہی ہیں جب ملک پر حکمرانی کرنے والی بی جے پی اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں سے یہ اپیل کر رہی ہے کہ وہ بی جے پی میں شامل ہو کر ملک کو مضبوط کریں۔

جہاں تک عیسائیوں کا تعلق ہے ہمیں نہیں معلوم وہ مسٹر سدرشن کی ان خرافات کے تعلق سے کس رد عمل کا اظہار کریں گے لیکن جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے ہم مسٹر سدرشن پر یہ بات واضح کردینا چاہتے ہیں کہ وہ اس طرح کی باتیں کرکے ملک کے اتحاد و یکجہتی کو زبردست نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارا موقف تو اس بارے میں بالکل صاف اور واضح ہے کہ اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر مذہب ہے اس کا کسی خطہ، رقبہ یا حدود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ آسمانی مذہب ہے جس کی بنیاد فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ اسی لیے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہر شخص اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے اسی مذہب کے قالب میں ڈھال لیتے ہیں جس پر وہ عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اپنے والدین کی تربیت کی وجہ سے کوئی یہودی بن جاتا ہے کوئی نصرانی کوئی مجوسی یا ہندو بن جاتا ہے۔ اس لیے مسٹر سدرشن کو اپنے ذہن و دماغ کے نہاں خانے میں یہ درست کرلینا چاہیے کہ ہندوستان میں ہر شخص ہندو پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق تو کوئی بھی ہندو فطرت پر پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ فطرت اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے اور اسے اس کا معاشرہ ہندو بنا دیتا ہے۔ اس سے مسٹر سدرشن اپنی یہ غلط فہمی بھی دور کرلیں کہ ان کا کوئی قومی دھارا بھی ہوسکتا ہے جس میں شامل ہونے کا مسلمانوں کو مشورہ دے رہے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ آر ایس ایس کو نہ کسی عیسائی سے کوئی مطلب ہے اور نہ ہی کسی مسلمان سے کچھ لینا دینا ہے۔ اس کا اصل منشا تو یہ ہے کہ ہندوستان سے اقلیتیں نیست و نابود ہو جائیں تاکہ اس کے ہندو راشٹر کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے اور چونکہ یہ دہشت گرد تنظیم یہ بات بہت اچھی طرح سمجھ چکی ہے کہ وہ اپنی دہشت گردانہ حرکتوں کے باوجود ملک سے اقلیتوں کو نکال باہر کرنے میں ناکام ہو رہی ہے۔ اس لیے اس نے اب چرچوں کے سودیشی کرن اور مسلمانوں کے بھارتیہ کرن کا نعرہ بلند کیا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے مسٹر سدرشن کے اس بیان

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مسلمانوں سے قومی دھارے میں شامل ہونے کا مطالبہ ملک کے سیکولر نظام کیلئے سنگین خطرہ

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم کا بیان

نئی دہلی، ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۰ء جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے آگرہ میں آر ایس ایس کی سہ روزہ قومی تحفظ کانفرنس میں اس کے ذمہ داروں کے جارحانہ بیانات پر شدید تنقید کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ آر ایس ایس جیسی دہشت گرد تنظیم کو اقلیتوں خصوصاً مسلمانوں سے وفاداری کا مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ [illegible]

مولانا مدنی نے آر ایس ایس کے ذمہ داروں کے بیانات کو اپنی سخت تنقید و مذمت کا نشانہ بناتے ہوئے سوال کیا کہ آر ایس ایس اور [illegible]

[illegible] ایک قدم بھی چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

امن مذاکرات کی ناکامی کے بعد

فلسطین میں تشدد کا نیا دور

[illegible]

نقد و نظر

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے دوسرے مرحلے کے اصلاح معاشرہ پروگرام شروع

[illegible]

جواہر القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : ۸۰-۸۲

حضرت شیخ الہندؒ

○ تو ان کے لیے بخشش مانگ یا نہ مانگ اگر ان کے لیے ستر بار بخشش مانگے تو بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ، یہ اس واسطے کہ وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اللہ رستہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو (ف۱)

○ خوش ہو گئے پیچھے رہنے والے اپنے بیٹھ رہنے سے جدا ہو کر رسول اللہ سے اور گھبرائے اس سے کہ لڑیں اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں (ف۲) اور بولے کہ مت کوچ کرو گرمی میں (ف۳) تو کہہ دوزخ کی آگ سخت گرم ہے اگر ان کو سمجھ ہوتی (ف۴)

○ سو وہ ہنس لیویں تھوڑا اور روویں بہت سا بدلہ اس کا جو کماتے تھے (ف۵)

فوائد: —— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

(ف۱) یعنی منافقین کے لیے آپ کتنی ہی مرتبہ استغفار کیجئے ان کے حق میں بالکل بے کار ہے [illegible]

(باقی صفحہ ... پر)

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

خاکی وردی میں ملبوس درندوں کو قرار واقعی سزا دی جائے

معروف برطانوی ماہر قانون مسٹر لارڈ ایکشن نے ایک بار کہا تھا کہ "اختیار آدمی کو بدعنوان بنا دیتا ہے۔ اور لامحدود اختیارات کرپشن کی تمام حدود کو توڑ ڈالتے ہیں۔" یہ ہماری بدقسمتی ہی ہے کہ اس پر حکمت مقولہ کا ہماری پولیس انتظامیہ پر سو فیصد اطلاق ہوتا ہے۔

یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آزادی پر پچاس برس گذر جانے کے بعد بھی ہمارا پولیس نظام وہی ہے جو آزادی سے پہلے انگریزی سامراج نے قائم کیا تھا اور جس کا مقصد اپنے ان تمام مخالفین کو ڈرانا دھمکانا اور انجام تک پہنچانا تھا جو آزادی کا نام لے کر انگریزوں سے اظہار بیزاری کرتے تھے۔

حالانکہ انگریزی سامراج اپنا بوریہ بستر لپیٹ کر عرصہ ہوا انگلستان جا چکا ہے مگر اس کا پولیس نظام آج تک اپنے ملک میں جاری ہے اور بعینہٖ اسی پیٹرن پر کام کر رہا ہے جو اس کے لیے انگریز نے قائم کیا تھا۔ اب اس کا رخ اپنے ہی ملک کے ان بے قصور لوگوں کی طرف ہو گیا ہے جو یا تو پولیس کی منہ بھرائی سے معذور ہیں اور یا پھر ان سے کوئی چھوٹی موٹی فرو گذاشت ہو جاتی ہے۔

ابھی گذشتہ ہفتہ دہلی کے سلیم پور، صدر بازار اور منگول پوری میں جو کچھ ہوا اور جس طرح دیکھتے ہی دیکھتے پولیس کی خاکی وردی میں ملبوس درندوں نے چار بے قصور انسانوں کی جانیں لے لیں وہ اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ ہندوستان کی دوسری ریاستوں میں ہی نہیں بلکہ خود راجدھانی میں وزارت داخلہ کی ناک کے نیچے بھی اس کی بربریت کی حدیں ٹوٹ چکی ہیں۔

سلیم پور کے محمد ارشاد کا قصور صرف یہ تھا کہ اس کی ایک رکشہ والے کے ساتھ معمولی سی کہا سنی ہو گئی تھی جس پر عثمان پور تھانہ کے وردی پوش بھیڑیے اس پر ٹوٹ پڑے اور اس کے چار سالہ معصوم بیٹے کی موجودگی میں اسے لاٹھیوں اور ڈنڈوں سے پیٹ پیٹ کر مار ڈالا۔ صدر بازار کا اشونی کمار تو قطعی بے قصور تھا، وہ غریب تو اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک وردی پوش درندے نے اسے اشارہ سے باہر بلایا اور دوکان سے باہر اسٹول رکھنے کا فرضی الزام لگا کر اس پر لاتوں گھونسوں اور ڈنڈوں کی بارش کر ڈالی جس کی تاب نہ لا کر اس معصوم شہری نے اس دنیا سے ہی نجات حاصل کر لی۔ منگول پوری تھانہ میں بھی ایک دوسرے سے محبت کرنے والے دو معصوم چہروں نے اچانک دنیا سے منہ موڑ لیا۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا اس پر ابھی اسرار کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ یہ تینوں واقعات صرف ایک ہی دن کے ہیں اور مہینہ کے بقیہ انتیس دنوں میں ہماری پولیس کیا کارنامے انجام دیتی ہے اس کے لیے یہ ایک معمولی سا نمونہ ہیں۔

ملک کی آزادی کے بعد ہندوستان کے عوام نے راحت کی سانس لی تھی کہ اس ملک سے انگریزی سامراج اور اس کا ظالم و جابر نظام بھی رخصت ہو جائے گا مگر افسوس ہندوستانی عوام کی یہ امید پوری نہ ہو سکی اور آج ہمارا نظام معمولی سے رد و بدل کے ساتھ تقریباً وہی ہے جو آزادی سے پہلے تھا۔

آزادی سے پہلے خاکی وردی والوں کے جو اختیارات و فرائض تھے آج بھی وہی ہیں بلکہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ آج پولیس کے فرائض عملاً کچھ نہ رہ کر اس کی پوری طاقت اختیارات میں سمٹ کر رہ گئی ہے تو یہ کوئی مبالغہ آرائی نہ ہوگی۔

کسی بھی ملک میں پولیس یا کسی مسلح فورس کا قیام عوام کے حقوق کے تحفظ، جان و مال کی حفاظت اور مظلوم و بے کس کی داد رسی کے لیے ہوا کرتا ہے لیکن اسے ایک المیہ ہی کہا جائے گا کہ ہماری پولیس انتظامیہ اپنے اس فرض کو یکسر فراموش کر بیٹھی ہے۔ آج اس کا کام صرف یہ رہ گیا ہے کہ لوگوں کو مفروضوں کی بنیاد پر مجرم قرار دیا جائے اور اگر اس کی جیب خالی ہو تو اسے کیفر کردار تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

بلاشبہ مجرم کو کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہیے لیکن آخر یہ کیا بات ہے کہ پولیس کی طرف سے دائر شدہ مقدمات کے نوے فیصدی ملزم عدالتوں سے کیوں بری ہو جاتے ہیں؟ کیا یہ اس بات کی واضح دلیل نہیں ہے کہ پولیس اکثر و بیشتر لوگوں کو جھوٹے معاملات میں پھنساتی ہے اور اگر کوئی اس کی مٹھی گرم نہیں کرتا تو وہ درندوں کی طرف دیکھ رہے ہیں جو اللہ کے نظر سے تک نہیں چوکتے۔ بے قصور ثابت ہو جاتا ہے حالانکہ عدالتوں کی طرف سے متعدد مرتبہ پولیس کے طریقہ کار اور حصول زر کے اس کے طریقوں کی سرزنش بھی کی جاتی رہی ہے لیکن پولیس انتظامیہ اپنے اور طریقوں کو صرف یہ کر بدلنے کے لیے ہرگز تیار نہیں ہے بلکہ وہ بے قصور عوام کو ستانے کے نت نئے طریقے بھی تلاش کرتی رہتی ہے۔

دہلی کی پولیس براہ راست مرکزی وزارت کے ماتحت ہے۔ اس لیے وہ جو کچھ بھی کرتی ہے اس کی براہ راست ذمہ داری ہماری وزارت داخلہ پر ہے۔ اس کی ناک کے نیچے اس کی ماتحت پولیس ایک ہی دن میں چار معصوم افراد کی جان لے لے اور وہ خاموش تماشائی بنی رہے اسے اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اوپر سے نیچے تک تمام شعبہ [illegible] عوام کو [illegible] ہونے کی کیا [illegible]۔

ہمارے ان عناصر کو شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ جن ممالک میں بھی عوامی انقلاب آیا ہے اس کی پشت پر حکمرانوں کے وہ مظالم رہے ہیں جو انہوں نے عوام پر کیے اور کرائے تھے۔ روس کی پولیس اگر روسی عوام کا جینا دوبھر نہ کرتی تو شاید وہاں کبھی لینن انقلاب کی کبھی راہ ہموار نہ ہوتی اسی طرح ایران، جاپان میں [illegible] کامیاب نہ ہو سکتا اگر ایران و جاپان کے حکمرانوں کی پولیس عوام کی حفاظت کا اپنا فریضہ انجام دیتی۔ [illegible] ان حکمرانوں کو بھی ہمارے ان واقعات سے سبق لینا چاہیے اور خاکی وردی میں ملبوس ان درندوں پر انکش لگانا چاہیے ورنہ پولیس درندگی کے نتیجہ میں آج تو اس ملک میں جو آگ لگ رہی ہے اگر وہ پھیل گئی تو نہ یہ عناصر رہیں گے اور نہ ہی حکمرانوں کی حکمرانی کے دن باقی رہ جائیں گے۔ یہ وردی پوش درندے بھی وہیں کے اور اس قسم کے [illegible] سے ہر انقلاب [illegible] خاشاک کی طرح ختم کر دیے جائیں گے۔

بہر حال ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہے کہ ملک کی راجدھانی دلی اور ملک کی دوسری ریاستوں میں حکومت کی زیر سرپرستی پولیس سمیت ہماری [illegible] راہ پر چل رہی ہیں اور عوامی معاملات [illegible] کرتے ہیں جس طرح عوام اپنی وردی کی طاقت پر [illegible] ہوئے ہیں وہ ملک کے لیے بہتر نہیں ہے اور وردی والے عناصر کے لیے کوئی خوش آئند بات نہیں ہے۔ اگر واقعی عوامی کی بھلائی چاہتے ہیں تو انہیں عوام کے حقوق کے تحفظ کا بندوبست کرنا ہوگا اور اگر ان حقوق کی کوئی خلاف ورزی کرتا ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی گروہ یا نظام سے ہو تو اسے اس کی قرار واقعی سزا ملنی چاہیے۔ صدر بازار، منگول پوری اور سلیم پور میں جن لوگوں نے بے قصور انسانوں کی جان لی ہے متعلقوں کا اظہار کرتے ہوئے ان کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جانی چاہیے اور انہیں ملازمت سے برخاست کر کے ان کے خلاف مقدمات چلائے جانے چاہئیں۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ دہلی کے پولیس کمشنر مسٹر اجے راج شرما نے پولیس کی ان زیادتیوں کا سخت نوٹس لیا ہے اور سلیم پور حادثہ کے سلسلہ میں بعض اعلیٰ پولیس افسران کے تبادلے اور چھوٹے بھی کیے ہیں۔ انہوں نے اپنے پولیس کے عملہ کو بھی صاف صاف بتا دیا ہے کہ آئندہ پولیس کے ذریعہ کی جانے والی کوئی زیادتی بھی برداشت نہیں کی جائے گی۔ مسٹر شرما نے تینوں معاملات کی انکوائری بھی کرائم برانچ کے سپرد کر دی ہے۔ لیکن یہاں سوال کسی ایک معاملہ یا کسی ایک مقام کا نہیں ہے۔ مجموعی طور پر پورے ملک میں پولیس کا جو طرز عمل ہے وہ انتہائی خراب اور عوام دشمن ہے۔ اس لیے ہمارا یہ مطالبہ ابھی بھی برقرار ہے کہ خاکی وردی میں ملبوس اس مسلح فورس کی ایسے طریقے پر تربیت کی جائے کہ وہ عوام کی خدمت گار تنظیم کی حیثیت سے پہچانی جائے اور لوگ اس سے خوف زدہ ہو کر اس کے سامنے اپنا دکھ درد کہنے [illegible] کی بجائے اس کے ساتھ تعاون اور اعتماد کا طرز عمل اختیار کرنے کے عادی ہو جائیں۔ □□

ممتا کے گرجنے اور بادل کے برسنے کے باوجود

باجپئی حکومت کا ایک سال مکمل

[illegible]

ہم نے گزشتہ ایک سال میں قابل ذکر کامیابیاں حاصل کی ہیں

وزیر داخلہ مسٹر لال کرشن اڈوانی کا ایک اہم انٹرویو

[illegible]

آج زیادہ تر ممالک یہ مانتے ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ کچھ بھی نہیں بلکہ پاکستان کی پیدا کردہ ایک دہشت گردی ہے جو سرحد کے اس پار سے لگاتار جاری ہے۔

[illegible]

صفحۂ روزگار ۱

دانتوں کا علاج

جو عوامی خدمت کے ساتھ روزگار کا ایک ذریعہ بھی ہے

ہمارے جسم میں دانتوں کی بڑی اہمیت ہے جسمانی طور پر تندرست رہنے کے لیے دانتوں کی چمک ضروری ہے لیکن کچھ لوگ پان، پان مسالہ، تمباکو، بیڑی سگریٹ کا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ معقول صفائی نہ کرنے کی وجہ سے اپنے دانتوں کو بیمار بنا لیتے ہیں ایسے دانتوں کا علاج ڈینٹسٹ کرتا ہے ڈینٹسٹ کا کام عوامی خدمت کے ساتھ ساتھ ایک پیشہ بھی ہے۔

ڈینٹسٹ آل انڈیا میڈیکل کونسل کے ممبر ہوتے ہیں اس پیشہ کا کوئی بے بغیر کوئی بھی دانتوں کے علاج کو ایک پیشہ کے طور پر نہیں اپنا سکتا دانتوں کے علاج میں کورس کے لیے داخلہ لینے ہیں بی ڈی ایس کا امتحان ہے کہ داخلہ لینے کے لیے داخلہ کا یہ امتحان ہر سال ہوتا ہے بی ڈی ایس کے داخلہ کے امتحان میں کامیاب امیدواروں کو باقاعدہ پابندی کے ساتھ ایک طالب علم کے طور پر چار سال تک تعلیم حاصل کرنی ہوتی ہے اور ایک سال کا پری ڈینٹل کورس بھی کامیابی کے ساتھ کرنا ہوتا ہے اس طرح پانچ سال کی مدت تک ... کے دانتوں کے علاج کا کورس پورا کیا جاتا ہے۔

دانتوں کے علاج کے کورس میں داخلہ کی دوسری شرط ہائر سیکنڈری ہے۔

اس امتحان میں کامیاب ہو کر دانتوں کے علاج کے کورس میں براہ راست داخلہ لیا جاسکتا ہے اس کورس کی مدت بھی چار سال کی ہے لیکن اس جگہ کے طلبہ کے لیے ایک سال کے ڈینٹل کورس کا انتظام نہیں ہے۔ کوئی امیدوار کسی بھی طریقے سے داخلہ کی تیاری کرے لیکن اسے بائیولوجی کے ساتھ ۸ویں کلاس پاس ہونا ضروری ہے جبکہ ہائر سیکنڈری کورس میں داخلہ کے لیے دسویں پاس ہونا ضروری ہے۔

دانتوں کے علاج سے متعلق تعلیم کا انتظام سارے ملک میں ہے۔ اس کے مختلف کورس سرکاری اور نجی دونوں ہی طرح کے اداروں میں دستیاب ہیں ان کے گریجویٹ کورس لکھنؤ، بمبئی، دہلی، کلکتہ، ... امرتسر، چنئی، بنگلور، ترواننت پورم، الہ آباد، حیدرآباد، پٹنہ، احمد آباد، منی پال، ناگپور، چنڈی گڑھ، پٹیالہ، میسور، رہتک، ... اور دیگر شہروں میں دستیاب ہیں ... اس کے علاوہ ڈینٹل ہائی جینسٹ اور میکنک سرٹیفکیٹ کورس ... دستیاب ہیں۔ لیکن ڈینٹل ہائی جینسٹ کورس صرف ... میں ہی دستیاب ہے اس کے علاوہ ... احمد آباد میں ہی دستیاب ہے۔

دانتوں کے علاج سے متعلق کورسوں کو پورا کرنے کے بعد دانتوں کے ڈاکٹر کی حیثیت سے سرکاری نوکریاں، پرائیویٹ اداروں، نرسنگ ہوموں میں اچھے اسکیل کے ساتھ ملازمتوں کے دروازے کھلے ہیں گاؤں اور شہروں میں اپنے روزگار کے مواقع بھی موجود ہیں۔ دانتوں کے ڈاکٹر کو مطب کھولنے اور ضروری ساز و سامان خریدنے کے لیے سرکار بینکوں کے ذریعے قرض دینے کا بھی انتظام ہے۔ یہ کاروبار شروع کرنے سے پہلے آل انڈیا میڈیکل کونسل کی رکنیت حاصل کرنا ضروری ہے اپنا روزگار ہو یا ملازمت دونوں ہی میدانوں میں کافی مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

دانتوں کے علاج سے متعلق مختلف کورسوں اور داخلے کے متعلق دیگر معلومات کے بارے میں مزید جانکاری کے لیے مندرجہ ذیل اداروں سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

- دلی یونیورسٹی، شعبہ سائنس، نئی دہلی-110007
- مولانا آزاد میڈیکل کالج نئی دہلی-2
- کنگ جارج میڈیکل کالج لکھنؤ-226003
- گورنمنٹ ڈینٹل میڈیکل کالج، بنگلور، کرناٹک
- گورنمنٹ ڈینٹل میڈیکل کالج اینڈ اسپتال، مراٹھواڑہ یونیورسٹی اورنگ آباد-431001 (مہاراشٹر)
- گورنمنٹ ڈینٹل میڈیکل کالج احمد آباد، گجرات
- گورنمنٹ ڈینٹل میڈیکل کالج امرتسر، پنجاب
- گورنمنٹ میڈیکل کالج پٹیالہ، پنجاب
- ایس ایم ایس میڈیکل کالج جے پور، راجستھان
- ... میڈیکل کالج، کٹک، اڑیسہ
- ... سرینگر
- گورنمنٹ ڈینٹل میڈیکل کالج اینڈ اسپتال، ناگپور
- گورنمنٹ ڈینٹل میڈیکل کالج اینڈ اسپتال حیدرآباد
- ... ڈینٹل میڈیکل کالج، دھارواڑ، کرناٹک-577004

اشارات: علامہ خواجہ محمد عبدالحی سنبھلی

عورت کے حقوق

عورت کے طبیعی۔فطری انداز میں یا مرد بنکر پیدا نہ ہونیکی حسرت کے پیش نظر

● ترتیب ●

انسانی فرائض اور حقوق جس کی اہمیت بنیادی ہے ● مقصدی امر ہے ● ... عورت کو ایک طویل عرصہ ... "عورت پن" Womanhood کہلاتا ہے ...

● انسان کا فرض اور بنیادی حق ●

... سائنس Science ... کو ... جاننا ... سائنس ... آپ اس کی ... عورت کو ... مرد کو ... تعلیم ... حقیقت ...

● بچوں کی ... ● ترتیب ... ● ... ● ... Family ... Democracy ... Nature ... Family Life ...

... Scientific ... Ways ... Shows ...

تقسیم کار طبیعت اور فطرت کے دائرہ میں ... کام کرے ... حق۔

● عورت کے عورت ہونے کی وجہ سے اس کے لیے ... ان فرائض کی تعلیمات ... ● ... لڑکیوں ... ● ... اسکول کے بچوں ... آداب

اسرائیلی جارحیت کے خلاف متحدہ مضبوط موقف اختیار کریں

قیام امن تک اس سے ہر طرح کے سفارتی و اقتصادی تعلقات منقطع کرلیے جائیں

عالم اسلام کو امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا مشورہ

نئی دہلی (الجمعیۃ) ... جمعیۃ علماء ہند کے صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی نے ... فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی ... جارحیت کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل ... امریکہ ... عرب ممالک ... اقوام متحدہ ... فلسطینیوں ... مسلم ممالک ... اسرائیل ... قائم کرنے ... حمایت ... کوشش کرے گا۔

مولانا مدنی نے ... اسرائیل ... فلسطینی ... عالم اسلام ... عرب ممالک ... سفارتی اور اقتصادی تعلقات منقطع کریں ... بیت المقدس ... فلسطینیوں کے حق میں ... اقوام متحدہ ... فلسطینیوں کے ہاتھ میں کرے۔

ملکی۔ قومی اور آئینی نوعیت کے مسائل کے حل کے لئے جمہوری

مرکزی قیادت کی باگ ڈور ایک ایسی پارٹی کے ہاتھوں میں ہے جس کی گو

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صوبائی اجلاس عام منعقدہ ۱۲ اکتوبر

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين اما بعد

معزز حاضرین!

حضرات!

حضرات! آپ یہ حقیقت بھی

ملک کے حالات

حضرات گرامی قدر

سری کرشنا کمیشن کی رپورٹ کے خلاف

اور اس کے لیے قانون سازی

حضرات گرامی قدر

...پسند اور ملک دوست برادران کو ساتھ لے کر کام کریں

...میں آر ایس ایس جیسی فسطائی ٹیررسٹ پارٹی کا زہریلا خون دوڑ رہا ہے

...آزاد میدان ممبئی سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا صدارتی خطاب

لینے والے سماجوں اور فرقہ پرستی کی مخالفت کرنے والے سماجی کارکنوں کو بھی مجرم کا مددگار قرار دے کر پانچ سال تک دہشت گردی کی سزا دی جا سکتی ہے۔ ایک دفعہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ پولیس کو مختلف طریقوں حربوں سے ... بے قصور افراد سے بھی اقبالیہ بیان لے لیتی ہے۔ اس اقبال جرم کو بھی بطور ثبوت تسلیم کیا جا سکتا ہے، جبکہ ... ضمانت کی بھی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے۔ اس مجوزہ پوٹا قانون کی ایک دفعہ کے تحت اس کا بندوبست ہے کہ ایک سال تک بلا ثبوت جرم ملزم کو زیر حراست رکھا جا سکتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بندوبست کیا گیا ہے کہ اس مجوزہ قانون کی کسی دفعہ پر دوسرے کسی قانون کی کوئی دفعہ حاوی نہیں ہوگی۔ یعنی پولیس کو ہر قسم کے ظلم و ستم کرنے کی پوری آزادی ہوگی اور سب پوٹا کے نام سے ہضم کر لیا جائے گا۔

[illegible]

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مسلمانوں کی نمائندگی کا مسئلہ

[illegible]

موقوفہ جائیدادوں کے تحفظ کا مسئلہ

[illegible]

علما مفید علوم وفنون کے کبھی مخالف نہیں رہے

خطبہ صدارت کا بقیہ صفحہ ۷ سے

اسلامی ماحول میں عصری تعلیم

مسلمانوں کے معاشرتی مسائل

اردو کی اس جائز وجہ اور اس کے فروغ کے مسائل

خاتمہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

جھارکھنڈ مکتی مورچہ رشوت کیس

جب راؤ کا سر جھکتا چلا گیا

ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دیکھنے کو ملا ہے کہ کسی سابق وزیر اعظم کو کسی عدالت نے مجرم قرار دے کر اسے سزا سنائی گئی ہو۔ مسٹر نرسمہا راؤ کے خلاف سزا سناتے وقت فاضل جج اجیت بھری ہوک کی آواز اتنی دھیمی تھی کہ سب سے آگے بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی پتہ نہیں چلا کہ انھوں نے کیا کہا ہے۔ بھری ہوک اپنی اسی رفتار سے آگے بڑھ رہے تھے اور گیان بھون کی اس خصوصی عدالت میں کھچا کھچ بھری ہوئی بھیڑ کی جستجو بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ یہ جستجو اس وقت دور ہوئی جب بھری ہوک نے سزا کا اعادہ ذکر کیا۔ اس پر جب ان کی آواز پہلے کے مقابلے کچھ اونچی تھی۔ اس کے بعد تو بھری ہوک کے فیصلہ کا ہر لفظ کے ساتھ سابق وزیر اعظم نرسمہا راؤ کا سر کرسی کی طرف کچھ زیادہ ہی جھکتا چلا گیا۔

راؤ کے ٹھیک پیچھے والی قطار میں بیٹھے ہوئے بوٹا سنگھ کے چہرے کی چمک بھی ۱۸ صفحات پر مشتمل اس فیصلے کے پڑھنے کے ساتھ کم ہوتی جا رہی تھی۔ پورے فیصلے کے دوران راؤ نے صرف ایک مرتبہ اپنا چہرہ سامنے کی طرف اٹھایا کہ جیسے انھوں نے اجیت بھری ہوک کو دیکھا، پھر دونوں کی نظریں ملتے ہی راؤ دوبارہ اپنے پہلے والے جانے پہچانے انداز میں واپس آگئے۔ پورے فیصلے کے دوران راؤ کے ہونٹ پوری طرح بند رہے۔ یہاں تک کہ ان کے آس پاس بیٹھے ایس پی جی کے جوان بھی اس دوران بت بنے رہے۔ پورا فیصلہ پڑھ کر سنانے کے بعد جیسے ہی اجیت بھری ہوک اپنی کرسی سے کھڑے ہوئے تبھی راؤ کے وکیل آر کے آنند ان کے پاس آئے۔ بھری ہوک کے جانے کے بعد راؤ کچھ دیر اپنی کرسی پر بیٹھے رہے اور آنند انھیں ان کے خلاف سنائے گئے فیصلوں کے بارے میں ان کو سمجھاتے رہے۔

اس کے بعد راؤ ایس پی جی کے گھیرے میں آنند اور ان کے معاون وکیلوں کے ساتھ باہر آئے اور بات کرتے ہوئے اپنی سفید ایمبسڈر کار کی طرف بڑھ گئے۔ اس دوران باہر کھڑے ہوئے اخبار والوں کی ایک جماعت راؤ کو آواز دیتی رہ گئی۔ راؤ نے ایک بار بھی ان کی طرف نہیں دیکھا۔ اپنے وکیل آنند سے بات کرتے ہوئے ہی کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ۱۲ اکتوبر کو گیان بھون میں لگنے سے ہی ہنگامہ آرائی نظر آ رہی تھی۔

فیصلہ سننے کے لیے تنہا راؤ تو ترک چندر سوامی بھی موجود تھا وہ اپنی جیپ سے اترنے کے بعد کوئی کے سہارے چل رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ کیلاش آگروال عرف ماما جی بھی تھا۔ چندر اسوامی کے علاوہ بھارتیہ ہاکی فیڈریشن کے چیئرمین اور پنجاب پولیس کے سابق ڈی جی پی کے پی ایس گل، مسٹر جیت سنگھ بٹا وغیرہ دوسرے بیچھے لوگ بھی آئے ہوئے تھے۔ مولوی رنگ کی پگڑی کریم کلر کی شیروانی اور سفید پاجامہ پہنے ہوئے بوٹا سنگھ بھی اپنے بیٹے اور خاندان کے کچھ ممبران کے ساتھ ٹھیک ایک بج کر چالیس منٹ پر عدالت میں پہنچے تھے۔ وہاں پہنچنے پر حالانکہ اخبار والوں کو دیکھ کر بوٹا سنگھ مسکرائے۔ لیکن بولے نہیں۔ ان کے آ جانے کے تقریباً دس منٹ بعد راؤ آئے۔ ان کے ساتھ ساتھ ان کے بیٹے راجیشور راؤ بھی تھے۔ ہمیشہ کی طرح سفید دھوتی اور کریم رنگ کے کرتے کے ساتھ کندھے پر گمچھا ڈالے راؤ کے چہرے پر اس پورے معاملے کی سنجیدگی تھی۔ آنکھوں کے گرد سے گھیرے تھے اور ان کے چہرے پر تناؤ صاف دکھائی دے رہا تھا۔

عدالتی کاروائی ختم ہونے کے بعد اپنی کار کی طرف جاتے ہوئے راؤ نے آنند سے کہا وقت کم ہے اور ابھی کچھ کرنا ہے۔ اس کے بعد آگے کی بات پوچھے جانے پر انھوں نے آنند سے موتی لال نہرو مارگ چلنے کو کہا اور وہ کچھ سوچنے لگے۔ بعد میں آنند اپنے ساتھی وکیلوں کے ساتھ راؤ کے گھر پہنچے اور ان سے آگے کی حکمت عملی کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ موتی لال نہرو مارگ سے باہر نکلنے کے بعد آنند نے کہا کہ وہ خصوصی عدالت کے اس فیصلے کے خلاف دہلی ہائی کورٹ میں اپیل کریں گے۔ بوٹا سنگھ اپنے وکیلوں سے یہ جاننا چاہتے تھے کہ کہیں اس سزا سے ان کی ایم پی کی کرسی تو خطرہ میں نہیں پڑ جائے گی۔ وکیلوں نے جب بتایا کہ فی الحال ان کی کرسی کو کوئی خطرہ نہیں ہے تو انھوں نے راحت کی سانس لی۔ ماہرین کے مطابق اگر ہائی کورٹ نے اس سزا کو بحال رکھا تو بوٹا سنگھ آئندہ چھ سال کے لیے کوئی انتخاب نہیں لڑ سکتے۔ بوٹا سنگھ کو یہ سزا سنائے جانے سے پہلے ہی ایم پی ہیں اس لیے ان کی رکنیت برقرار رہے گی لیکن اگر وہ ... دن کے اندر ہائی کورٹ میں اپیل نہیں کرتے تو ان کی ممبرشپ کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔

انہیں قوانین کا اطلاق راؤ پر بھی ہوگا۔ ... فی الحال پارلیمنٹ کے کسی بھی ایوان کے رکن نہیں ہیں۔ البتہ اگر ہائی کورٹ نے ماتحت عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا تو راؤ کا سیاسی مستقبل ختم ہو سکتا ہے۔ ہندوستان کے عوامی نمائندگی ایکٹ ۱۹۵۱ء کی دفعہ ۸ (تین) کے تحت اگر کسی شخص کو کسی جرم میں دو سال یا زیادہ کی سزا ہوتی ہے تو سزا کی مدت ختم ہونے کے بعد بھی وہ چھ سال کے لیے انتخاب نہیں لڑ سکتا۔ اس حساب سے اس ایکٹ کے مطابق ... تاریخ میں جھٹکا لگنے کے ... چلی ہیں۔ □□

جھارکھنڈ مکتی مورچہ رشوت کیس

سلسلہ وار واقعات ۔ ایک نظر میں

- یکم فروری ۱۹۹۶ء راشٹریہ مکتی مورچہ کے صدر رویندر کمار نے راؤ حکومت کی طرف سے جے ایم ایم کے اراکین پارلیمنٹ کو مبینہ طور پر رشوت دیئے جانے کا معاملہ درج کرنے کے لیے سی بی آئی سے رابطہ قائم کیا۔
- ۲۵ مارچ ۱۹۹۶ء سی بی آئی نے جے ایم ایم چار اراکین سورج منڈل، شیبو سورین، سائمن مرانڈی اور شیلندر مہتو کے خلاف ایف آئی آر درج کی۔ ... دوسری ایف آئی آر درج کی جائے جس میں مسٹر راؤ کا نام ہے۔
- ۱۰ ستمبر ۱۹۹۶ء سی بی آئی نے نرسمہا راؤ سے پوچھ گچھ کی۔
- ۱۵ ستمبر ۱۹۹۶ء شیبو سورین، سائمن مرانڈی اور سورج منڈل دہلی میں گرفتار۔
- ۱۶ ستمبر ۱۹۹۶ء شیلندر مہتو جمشید پور میں گرفتار۔
- ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۶ء سی بی آئی نے نرسمہا راؤ، بوٹا سنگھ، جتیل شرما، شیبو سورین، سورج منڈل، سائمن مرانڈی اور شیلندر مہتو کے خلاف فرد جرم داخل۔
- ۸ نومبر ۱۹۹۶ء سی بی آئی نے نرسمہا راؤ کو دہلی ہائی کورٹ سے عبوری ضمانت لی۔
- ۹ دسمبر ۱۹۹۶ء سی بی آئی نے ... کے خلاف فرد جرم داخل کی۔
- ۲۰ جنوری ۱۹۹۷ء چار مہینے جیل میں رہنے کے بعد جے ایم ایم کے چاروں اراکین پارلیمنٹ ضمانت پر رہا۔
- ۲۲ جنوری ۱۹۹۷ء سی بی آئی نے اجیت سنگھ، رام لکھن سنگھ یادو، بھجن لال، رام شرن یادو، بھیسے پرتاپ سنگھ، حاجی غلام محمد، روشن لال اور ایم ڈی چرن داس کے خلاف فرد جرم داخل کی۔
- ۷ مارچ ۱۹۹۷ء شیلندر مہتو سرکاری گواہ بننے کے لیے تیار۔
- ۱۸ اپریل ۱۹۹۷ء عدالت نے مہتو کو معافی دیتے ہوئے سرکاری گواہ بننے کی اجازت دی۔
- ۹ مئی ۱۹۹۷ء عدالت نے بھی ۲۰ ملزموں کے خلاف فرد جرم عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت کے کانگریس صدر سیتا رام کیسری کو بھی ملزم قرار دیئے جانے کی درخواست خارج۔
- ۱۲ ستمبر ۱۹۹۷ء دہلی ہائی کورٹ نے ملزموں کے خلاف الزامات طے کرنے کے لیے ذیلی عدالت کے فیصلے کو برقرار رکھا۔
- ۱۵ ستمبر ۱۹۹۷ء ذیلی عدالت نے نرسمہا راؤ سمیت تمام ملزمین کے خلاف فرد جرم عائد کیں۔
- ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۷ء نرسمہا راؤ، بوٹا سنگھ اور بھجن لال نے آئین کی دفعہ ۱۰۵ کے تحت آئینی تحفظ کے لیے سپریم کورٹ میں خصوصی اجازت کی درخواست دائر کی۔ عدالت نے سی بی آئی کو نوٹس جاری کیا لیکن مقدمہ کی سماعت روکنے سے انکار کیا۔
- ۱۸ نومبر ۱۹۹۷ء سپریم کورٹ کی سہ رکنی بنچ نے دفعہ ۱۰۵ کی تشریح کے لیے خصوصی اجازت کی درخواست آئینی بنچ کو سونپی۔
- ۱۷ اپریل ۱۹۹۸ء سپریم کورٹ نے کہا کہ دفعہ ۱۰۵ (۲) رشوت لینے والے سورج منڈل، شیبو سورین، سائمن مرانڈی، شیلندر مہتو، رام لکھن یادو، روشن لال، ایم ڈی چرن داس، بھیسے پرتاپ سنگھ اور حاجی غلام محمد کو آئینی تحفظ دیتی ہے کیونکہ ان کا عمل پارلیمنٹ میں ووٹ دینے سے متعلق ہے۔ سپریم کورٹ نے رشوت دینے والوں پر مقدمہ چلانے کا حکم دیا۔
- ۱۸ ستمبر ۱۹۹۸ء حکومت نے فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کے لیے درخواست دائر کی۔ لیکن سپریم کورٹ نے اس معاملے میں حکومت کی جانب سے تاخیر کی وجہ سے یہ درخواست خارج کر دی۔
- ۳۰ مئی ۱۹۹۹ء اجیت سنگھ، رام لکھن یادو اور دیگر ملزمین نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی بنیاد پر آئینی تحفظ کے لیے ذیلی عدالت میں عرضی داخل کی۔
- ۳ جون ۱۹۹۹ء درخواست کی بنیاد پر سائمن مرانڈی، شیبو سورین، سورج منڈل، شیلندر مہتو، رام لکھن یادو، بھیسے پرتاپ سنگھ، ایم ڈی چرن داس، رام شرن، روشن لال اور حاجی غلام محمد کو الزام سے بری کر دیا گیا۔
- ۳۰ مئی ۲۰۰۰ء ذیلی کورٹ کے جج نے فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے اس مقدمہ کی سماعت ختم کر دی۔
- ۲۹ ستمبر ۲۰۰۰ء عدالت نے نرسمہا راؤ اور بوٹا سنگھ کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے سابق وزراء اجیت سنگھ، جتیل شرما، سابق وزراء اعلیٰ بھجن لال اور دیپا سوامی سمیت دیگر ملزمین کو بری کر دیا۔ نرسمہا راؤ اور بوٹا سنگھ کو سزا سنانے کا فیصلہ ۱۱ اکتوبر تک کے لیے محفوظ رکھا گیا۔
- ۱۱ اکتوبر ۲۰۰۰ء وکیل صفائی اور سرکاری وکیل کے دلائل کی سماعت کے بعد عدالت نے ۱۲ اکتوبر تک فیصلہ محفوظ رکھا۔
- ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۰ء عدالت نے مسٹر نرسمہا راؤ اور مسٹر بوٹا سنگھ کو تین سال کی قید بامشقت کی سزا دی اور ایک ایک لاکھ روپیہ کا جرمانہ کیا۔ لیکن انہیں ۱۰ نومبر تک ضمانت دی۔ خصوصی جج نے سی بی آئی کو شیبو سورین، سورج منڈل اور سائمن مرانڈی کے خلاف معاملہ درج کرنے کا حکم دیا۔

بی جے پی ملک کو فرقہ وارانہ تقسیم کی سمت لے جا رہی ہے

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا اظہار تشویش

نئی دہلی ۔۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

[illegible]

وفیات

[illegible]

اصلاح معاشرہ کا اجلاس

[illegible]

انبالہ میں جمعیۃ علماء ہند کی مساعی سے ہندو مسلم تنازعہ ختم

[illegible]

آل انڈیا شیخ جمعیت العباس کی ڈیلی گیٹ کانفرنس منعقد

[illegible]

محکمہ شرعیہ جمعیۃ علماء ضلع بجنور

آمنہ خاتون بنام محسن علی

[illegible]

دعائے صحت کی صحت

[illegible]

علاوالدین علی انصاری

حادثۂ فاجعہ

[illegible]

فرقہ پرست عناصر کا مئو میں بڑے پیمانہ پر فساد کا منصوبہ تھا

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کا متاثرہ علاقہ سے واپسی پر بیان

[illegible]

ہندوستان کی [illegible] دھارے

پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے یہ بات مولانا مدنی نے فرمائی ہے کہ یہ آر ایس ایس کی جارحانہ قوم پرستی اور ایک مخصوص طبقے کو ملک کے نظام پر مسلط کرنے کی مذموم مہم ہے جو ملک کے سیکولر ڈھانچے، جمہوری نظام اور ہندوستان کی تہذیب اور بھائی چارے کی روایت کے لیے سنگین خطرہ ہے۔

مولانا مدنی نے آر ایس ایس سے سوال کیا ہے کہ ملک کو بتایا جائے کہ وہ قومی دھارا کیا ہے اور کہاں بہہ رہا ہے جس میں اقلیتیں بالخصوص مسلمانوں کو شامل ہونے کا مشورہ دیا جا رہا ہے۔ انھوں نے بڑی صفائی کے ساتھ مسٹر سدرشن کے علم میں اضافہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر عقیدہ و پیغام کا نام ہے جس میں امن دوستی اور حب الوطنی کی تعلیم بھی شامل ہے۔

مولانا مدنی نے فرمایا کہ آر ایس ایس کا جو ہندوستانی کلچر کا نظریہ ہے وہ تمدن کے لیے ایک اجنبی وجود کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے سب سے پہلے آر ایس ایس کا بھارتیہ کرن کرنے کی ضرورت ہے۔

مولانا مدنی نے وزیر داخلہ کو بھی آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ ان کی موجودگی میں سدرشن نے اقلیتوں کی وفاداری کو شک کے دائرے میں لاتے ہوئے ان سے قومی دھارے میں شامل ہونے کا مطالبہ کیا اور اپنے آپ کو ہندو کہتے ہوئے انھیں بھارتیہ یعنی ہندو کرن کی تلقین کی۔

مسٹر سدرشن کی یہ بکواس اس لائق نہ تھی کہ اس پر کوئی تبصرہ کیا جاتا مگر چونکہ آر ایس ایس اور اس کی دوسری دہشت گرد تنظیموں کا یہ ایک وطیرہ سا بن چکا ہے کہ جب جب ملک میں کوئی انتخابی معرکہ آرائی کا سیزن آتا ہے تو وہ ہندو ووٹ بینک کو مضبوط کرنے اور اپنے مخالفوں کے حوصلے پست کرنے کی خاطر اس طرح کی خرافات کا سلسلہ شروع کر دیتی ہیں جو بہت ہی غلط فہمیاں پیدا ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اس لیے یہ ضروری خیال کیا گیا کہ اس سلسلہ میں اسلامی موقف واضح کر دیا جائے اور مسٹر سدرشن کی یہ غلط فہمی دور کر دی جائے کہ اقلیتیں ان کے اس ایڈیشن کو کتنی اہمیت دیتی ہیں۔

بہرحال اقلیتوں کو قومی دھارے میں شمولیت کی دعوت دینے والی آر ایس ایس اور اس کے چیف کو پہلے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیے کہ وہ خود کہاں کھڑے ہیں اور اس مفروضہ قومی دھارے میں وہ خود کتنا شامل ہیں۔ اس کے بعد ہی انھیں کسی دوسرے کو کوئی مشورہ دینا چاہیے۔ ہم ایک بار پھر اپنا یہ موقف ظاہر کر دینا اپنا اسلامی فریضہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ایک آفاقی مذہب ہے اور پوری عالم انسانیت کی رہنمائی و خیرخواہی اس کا عالمی دھارا ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے وطن دوستی کے ساتھ ساتھ وہ اس عالمی دھارے سے آج بھی وابستہ ہے اور آئندہ بھی وہ اس سے وابستہ رہے گا۔ اب مسٹر سدرشن جس دھارے میں چاہیں شامل رہیں ملک کی اقلیتوں کو ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ □□

بقیہ: منظر پس منظر صفحہ ۱۲ سے

کی حیثیت سے [illegible] کے بجائے وزیر اعظم ہے ہیں اور اس حیثیت سے انھیں پوری دنیا میں شہرت ملی ہے۔ ظاہر ہے کہ اب اقتدار کو چھوڑ کر انھیں پھر سے ایک خاص ہندو جماعت کے لیڈر کی حیثیت اختیار کرنے میں کافی دقت ہوگی۔ ایسے میں کانگریس کوئی بھی پالیسی اگر چہ بنائے گی، خواہ وہ صرف یہ کہ ایک خاص ہندو جماعت کی بھی ڈپلی کیٹ ہی بنے، تو کانگریس کے لیے جان کا بچاؤ بنے گا اور اس کی ساکھ کو بھی بحال کرے گا۔

علیحدگی پسند کون؟

مسٹر کانگریس نے جہاں اپنی پارٹی کو نئی زندگی دینے کے لیے ان کے بجٹ کی تجویز کیا ہے وہیں مسلمانوں کو علیحدگی پسند ہونے کا طعنہ بھی دیا ہے۔ تاہم وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ علیحدگی پسندی کے سوتے کہاں سے پھوٹتے ہیں۔ ہندو سماج میں ہزاروں سال سے اونچ نیچ اور مختلف طبقوں کے درمیان تفریق اور حقیقت علیحدگی پسندی کی بنیادی وجہ ہے۔ جس کے باعث بلکہ بے شمار ہندو مسلم جھگڑا کا کوئی بے بنیاد اور کو کھلا مفروضہ ہو رہا ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ آج بھی ایک ریلوے اسٹیشنوں اور دیگر مقامات پر ہندو پانی اور "مسلم پانی"، "ہندو کھانا" اور "مسلم کھانا" کی آوازیں سنائی نہیں دیتیں۔ معمول کی عام زندگی میں یہ تفریق بدستور موجود ہے۔ مسلمان کی بھی چھوت چھات نہیں کرتے اور ہندو اور ہوٹل میں بھی کھانا کھا لیتا ہے اور اسے کسی [illegible] ہندو ہونے کھانے میں جانے پر تو کوئی اعتراض ہو ہی جاتے ہیں لیکن ہندو ہوٹل سے مسلمان کھانا کھانے کے لیے ہوٹل میں کوئی [illegible] ہوتے۔ دوسری طرف ہندو غریب مسلم [illegible] کا لحاظ کرتے ہیں۔ شاید وہ کر رہے ہوں کہ اس میں مسلم ہوٹل یا ڈھابہ میں کھانا نہیں کھاتا۔ مسلم ہوٹل یا ڈھابہ ہی میں جانے میں قطعاً جھجک کے بغیر ہی سب کو ملتا ہے۔ مسلم ڈھابہ ایسا اکثر لوگ نہیں کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں علیحدگی پسندی کی پنچ کیا ہے؟ مسٹر کانگریس خود ہی بتائیں کہ علیحدگی پسند کون ہے؟ ہندو یا مسلمان؟

مسلمان سب کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے لیکن ہندو سماج میں نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو کہلانے والے نچلے طبقے کے خلاف بھی امتیاز برتا جاتا ہے۔ ان کے یہ رویے اور اپنے ہندو طبقات سیاسی علیحدگی پسندی اور تعصب نہیں کرتے ہیں تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ لوگ پارٹی ہندو وغیرہ کے نام پر انھیں سیاسی طور پر اپنے ساتھ جوڑے ہوئے ہیں ورنہ غیر مسلم اکثریت کی سیاسی علیحدگی پسندی بھی کھل کر سامنے آ جاتی۔ □□

بابری مسجد شہید کرنے والا شخص

مشرف باسلام

سودم شرما ایک ہندو گھرانے سے تعلق رکھنے والا اور خاندانی پیشہ کے اعتبار سے وہ انجینئر بلکہ انجینئر ہے۔ تعمیراتی کمپنی کی کئی بڑی بڑی کمپنیوں میں اس نے کام کیا۔ ۱۹۹۲ء میں وہ سعودی عرب چلا گیا۔ اور اب وہاں وہ ایک سعودی کنسٹرکشن کمپنی میں برسرِ خدمت ہے۔ سودم شرما نے اسلام کے مطالعہ کے نتیجہ میں اسلام قبول کر لیا ہے اور اس نے اپنا نام عبداللہ رکھا ہے۔ ۳۰ سالہ عبداللہ پرجوش اور سرگرم شخصیت کا مالک ہے، بہت ہی استقلال کے ساتھ نت نئے مسائل اور مشکلات کا مقابلہ کرتا اور آزمائشوں سے گزرنا اس کا شیوہ ہے۔

سودم شرما بابری مسجد کو شہید کرنے میں بھی پیش پیش تھا۔ ہندو تو کا علمبردار بنے والے انتہا پسندوں کے ساتھ بابری مسجد کو منہدم کرنے کی تحریک میں شامل ہوا اور مسجد کو منہدم کرنے میں وہ شریک رہا جب کہ وہ بھی طرح جانتا تھا کہ اس سے پہلے بابری مسجد کو منہدم کرنے کی ایک ناکام کوشش میں کئی ہندو لوگ پولیس کی گولیوں کا نشانہ بن چکے تھے۔

مکہ مکرمہ کے انگریزی جریدہ "دی مسلم ورلڈ" (The Muslim World) کے مطابق سودم شرما نے جب اسلام کا مطالعہ کرنا شروع کیا تو اس کے قبیل سے ایک کتاب "The Life After Death" کے بعد زندگی کا مطالعہ کیا، جس کو اس نے غور سے پڑھا، اس سے پہلے وہ اسلام اور ہندو دھرم کے درمیان فرق سے واقف نہ تھا۔ ہندو ازم کے عقیدے کے مطابق روح اپنے جسم کے ذریعہ ایک زندگی کے چھٹکارا کے بعد دوسری زندگی میں پہنچ جاتی ہے۔ آدمی مرنے کے بعد پھر زندہ ہوگا اور اس کو اپنی زندگی میں بھی تھی تو وہ دنیا میں ایک زندگی بسر کرے گا۔ اس طرح وہ بار بار زندگی گزارتا ہے۔ جب کہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ایک دن قیامت آئے گی۔ اس دن اللہ کے سامنے ہر ایک کا حساب کتاب ہوگا اور وہ اپنے اعمال کے نتیجہ میں انعام پائے گا۔

سزا کا مستحق ہوگا۔ اسلام اور ہندو دھرم کے عقیدہ کا یہ فرق بھی عبداللہ کے سامنے منطقی طور پر ظاہر ہوا کہ دنیا میں اچھے یا برے کام کا تعلق اسلامی تعلیمات کے مطابق ضروری نہیں ہے۔ جب کہ ہندو دھرم میں ایک متحرمہ عورت (ڈاکٹر اماں اپنی نانی کا) مشہور مقرر ہیں جو کبھی ہوتے ہوئے بھی نہیں ہوتا۔ عبداللہ نے قرآن کی ایک آیت کو پڑھا جس کا ترجمہ ہے: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں اور اس آگ پر ایسے سخت اور تند خو فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور ان کو جو حکم دیا گیا ہے اسے وہ بجا لاتے ہیں۔" (التحریم) اس آیت کو پڑھنے کے بعد وہاں اس تجربہ پر پہنچا کہ اسلام ہی "اس آگ" سے بچا سکتا ہے۔ عبداللہ ایک وائرلیس بھی ہے جس کو اپنی شخصیت کی وجہ وہاں اس نے ہندو مت کے مقدس کتاب جیسے ویدوں، اپنیشدوں، وغیرہ کی پیش کش جانچنے کا حق ہی ہے۔ عبداللہ کے اسلام قبول کرنے کی بنیادی وجہ حق، توحید Monotheism اس کا کامل یقین ہونا ہے اس کا ماننا ہے کہ اللہ کی ذات ہی تمام کی مستحق ہے اور اللہ نے ہی کائنات اور کائنات کے اندر جو کچھ ہے پیدا کیا ہے وہی سب کی پرورش کو سنبھالتا ہے اور ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ عبداللہ کے مطابق ہندو ازم کے عقیدے کے مطابق ۳۳ کروڑ دیوی دیوتا ہیں۔ جو کہ الگ الگ کام کے لیے مقرر ہیں۔ مثلاً بارش کے لیے، بیماری، موت دینے کے لیے، تعلیم، دولت تقسیم کرنے کے لیے، ہوا، پانی، سماج کے لیے اور اس طرح تعلیم کی دیوی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ جب عبداللہ ایک ہندو تھا اس وقت وہ ان سب کی پوجا کیا کرتا تھا لیکن ایک اہم سوال اس کے سامنے تھا کہ ان ۳۳ کروڑ دیوتاؤں میں کس کی پوجا کرے جو مسلم عبداللہ کی تلاش تھی کہ رمضان جیسے مقدس مہینے میں اسلام قبول کرے۔ لیکن اس کو یہ ڈر تھا کہ کہیں صبح طلوع آفتاب کا انتظار کرنے کا موقع نہیں ہو۔ اس لیے اس نے دوسرے ہی دن اسلام قبول کر لیا۔ والدین کے رد عمل کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں عبداللہ نے بتایا کہ والدین نے مجھے اسلام ترک کرنے اور ہندو دھرم میں پھر سے واپس آنے کو مجبور کیا۔ والدین کی دھمکی بھی دی۔ لیکن اس نے مسٹر کانگریس کی زندگی سے وہ روحانی بہتر سمجھا اور یہ طے کر لیا کہ جب خود نے والدین کو کہا ہے تو بہتر ہے کہ اس کی زندگی کی ضرورت ہے۔ اسلام کا راستہ ہی حق چاہے کتنی ہی دشواری ہو۔ یہی کامیابی کا راستہ ہے۔

بقیہ: جواہر القرآن صفحہ ۶ سے

نقاق کی حالت جبکہ ایسی باتوں کی حرکات کریں، جیسا کہ رد و قدح کا طعن اور رہا، کیا حق تعالیٰ نے ان کی فرمایا: استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم۔ آپ نے ان کے ارشاد فرمایا کہ اے محمد ان کو استغفار سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اختیار دیا گیا ہے کہ استغفار کریں یا نہ کریں، یہ حدود ہو کہ کوئی بھی ان کی معافی کرے کہ پیش ان کے حق میں بیرونی استغفار بے نتیجہ ہوگا (مومنوں کے حق میں ذرہ بھی نہیں، جیسا کہ جو منافقوں کے حق میں جیسا کہ طرح نفع) نفع ہو جائے اور وہ دوسرے لوگ سب سے بڑے مولانا رحمن کے حق میں ہے کہ اس کی دست شفقت اور عنایت اور رحمت، شفقت کو دیکھ کر اسلام اور غلبہ اسلام کے گرویدہ ہو جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کرنے سے اس کی مغفرت ہو سکتی ہے تو میں ستر مرتبہ سے زائد استغفار کرتا۔ مگر اس کے بعد میں حضور نے ستر مرتبہ زائد استغفار کرنے کا ارادہ فرمایا کہ حضرت عمرؓ کی طرح آپ بھی اس کے حق میں استغفار کو غیر مفید تصور فرماتے تھے۔ فرق اس قدر ہے کہ حضرت عمرؓ کی نظر "بغض فی اللہ" کے جوش میں صرف اس نکتہ پر مقصور تھی اور نبی کریم ﷺ مجسم رحمت کے فائدے نفع نظر کرنا، کرم اور حلم پر ایک شفقت کے اظہار، اور دوسروں کی بھلائی کے فائدے کا خیال فرما رہے تھے، لیکن آخر کار وحی الٰہی ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علیٰ قبرہ نازل ہونے سے صریح منافقین کا جنازہ پڑھنے اور ان کے اہتمام دفن، کفن وغیرہ میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی گئی۔ کہ اس طرح کا عمل سے منافقین کی ہمت افزائی اور مومنین کی دل شکنی کا احتمال تھا اس وقت سے حضور نے کسی منافق کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی۔

(فائدہ ۷) یہ ان منافقین کے متعلق ہے جو عزوہ تبوک کی شرکت سے پیچھے رہ گئے، یعنی منافقین کا حال یہ ہے کہ بزدلی اور جھوٹ کو کام کرکے خوش ہوتے ہیں، لیکن یہ ٹھہرا کر اور بھاگتے ہیں اور جیسا کہ پہلے گزر اپنی حرکت سے لوگوں پر طعن کرتے ہیں اور دوسروں کے لیے یعنی ایسی قوم کو کوئی استغفار سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ یہاں سے انکار اور بدعقیدگی کا آغاز ہوا سے باطل کو کرنا ہے جو جنت کے نکلنے سے رہ گئے جانے والوں لھم ان فی فلمو اقسمھم جاءوک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما کے ارشاد کی تعمیل ہوئی ہیں یعنی جو استغفار ہوگا، ان کے بے ستر مرتبہ استغفار فائدہ دے گا۔

(فائدہ ۸) یعنی تو منافقین آپس میں ایک دوسرے کو کہتے تھے اور بعض مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ گرمی میں مت نکلو جائیں۔

(فائدہ ۹) یعنی اگر کچھ ہوتی تو خیال کرتے کہ یہاں کی گرمی سے بچ کر جس گرمی کی طرف جا رہے ہو وہ کہیں زیادہ سخت ہے۔ تو وہی ستاوں ہوں کی ہو وہ سے بھاگ کر آگ کی پناہ لی جائے۔ حدیث ہے کہ جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر درجہ زیادہ تیز ہے۔ معوذ باللہ منھا۔

(فائدہ ۱۰) یعنی چند روز اپنی حرکات پر خوش ہولو اور ہنس لو۔ پھر ان کرتوتوں کی سزا میں ہمیشہ کو رونا ہے۔

بقیہ: صفحۂ روزگار صفحہ ۵ سے

- ڈینٹل ڈپارٹمنٹ میڈیکل کالج [illegible] کالج
- راجندر [illegible] ڈینٹل ڈپارٹمنٹ [illegible] دہلی نمبر 110002
- [illegible] ڈینٹل کالج، [illegible] میڈیکل کالج، احمد آباد گجرات
- گورنمنٹ ڈینٹل ہسپتال [illegible] ممبئی
- [illegible] ڈینٹل سائنس [illegible] بقیہ صفحہ 20

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 23/24 October 2000
27 OCT. 2 NOV 2000
R. N. I. NO. - 36985/82
Postal Registration No. - DL - 11063/2000

منظر بین منظر

منصور علی خاں کار دار

کانگریس کی حیات نو ۔ آر ایس ایس کا ڈسپلن

اُتارا ہوا لیبل

علیحدگی پسند کون؟

کانگریس کی حیات نو

[illegible]

آر ایس ایس کا ڈسپلن

[illegible]

اُتارا ہوا لیبل

[illegible]

موہن لال گنج میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس

[illegible]

خریدار حضرات توجہ فرمائیں

جن خریداران کو ...

[illegible]

۳۱ / اکتوبر ۲۰۰۰ء

[illegible]

منیجر

الجمعیۃ

[illegible]

مدیر ، محمد ... کار

[illegible]